خطبہ جمعہ

بعنوان

نظریہ پاکستان اور موجودہ صورتِ حال

سلسلة منبر الحكمة

319

بتاریخ: 12اگست 2022
بمطابق: ١٣ محرم الحرام، ١٤٤٤ ھج

به اهتمام

الحکمة انٹرنیشنل
5D1 ٹاؤن شپ، مادرِ ملت روڈ، نزد پائپ سٹاپ، لاہور

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اھم نکات

① ...... نظریہ پاکستان کی اساس اور اسلامی نظریہ حیات کا مفہوم
② ...... تعمیر ملت کی بنیاد
③ ...... جشن آزادی اور کرنے کے کام
④ ...... پاکستان کو حالیہ عالمی مسائل کا سامنا
⑤ ...... ہماری ناکامی کی اصل وجہ اور ہمارے قومی مسائل
⑥ ...... پاکستانی معاشرے پر الحادی فکر کے اثرات
⑦ ...... یومِ آزادی اور ہماری ذمہ داری

إِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰهِ نَسْتَعِينُهُ وَنَسْتَغْفِرُهُ، وَنَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُورِ أَنْفُسِنَا وَسَيِّئَاتِ أَعْمَالِنَا، فَمَنْ يَهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهُ، وَمَنْ يُضْلِلْ فَلَا هَادِيَ لَهُ، وَأَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ، وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، أَمَّا بَعْدُ!

اَعُوْذُبِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ❋ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

﴿اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ يَهْدِيْ لِلَّتِيْ هِيَ اَقْوَمُ وَ يُبَشِّرُ الْمُؤْمِنِيْنَ الَّذِيْنَ يَعْمَلُوْنَ الصّٰلِحٰتِ اَنَّ لَهُمْ اَجْرًا كَبِيْرًا﴾ [الاسراء:09]

﴿يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا ادْخُلُوْا فِي السِّلْمِ كَآفَّةً وَ لَا تَتَّبِعُوْا خُطُوٰتِ الشَّيْطٰنِ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ﴾ [البقرة:208]

﴿اَلَّذِيْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِي الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ﴾ [الحج:41]

تمہید

تحریکِ پاکستان کی اصل بنیاد یہ ہے کہ چونکہ مسلمان اپنے مذہب اور عقیدے کی وجہ سے ایک قوم اور ایک ملّت ہیں۔اور مسلمان اپنی آئیڈیالوجی، اپنی تہذیب، اپنی معاشرت اور اپنا نظامِ قانون رکھتے ہیں، جسے وہ اجتماعی زندگی میں قائم کرنا چاہتے ہیں۔

یہ وہ انقلابی نعرہ تھا، جس نے ایک جانب مسلمانوں میں نئی روح پھونک دی اور دوسری طرف دُنیا کے تمام باطل

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تصورات کو چیلنج کیا۔مسلمانوں نے ہجرت اور قربانی کی عظیم داستان رقم کرتے ہوئے سات سال تک تحریک آزادی کے لیے اَن تھک جدوجہد کی،جس کے نتیجے میں ان کی اپنی الگ ریاست اُبھری۔

تاریخ اسلام اس بات پر گواہ ہے کہ عام مسلمانوں کو اسلام کے علاوہ کسی اور مقصد نے کبھی اپیل ہی نہیں کیا۔ظالم بادشاہ بہت سے ہوئے، اسلام سے انحراف کرنے والے بھی بیسیوں گزرے،لیکن اُمت نے کبھی انھیں اپنی آنکھوں کا تارا نہ بنایا۔اِس اُمت نے بہت مظالم برداشت کیے، بڑی مشقتیں جھیلیں، بے پناہ مصائب کو انگیز کیا،مگر یہ امت اسلام کے علاوہ کسی اور مقصد کی خاطر دل وجان سے قربانی کے لیے کبھی تیار نہ ہوئی۔

نظریہ پاکستان کی اساس

آزاد ہونے کا مطلب ہے کہ آزادی کے بعد اپنے اصل مقصد اور نظریے کو ہمیشہ یاد رکھا جائے اور اس پر مکمل کار رہنا لازمی قرار دیا جائے، پاکستان لا الـه الا الله محمد رسول الله کے لیے حاصل کیا گیا ہے، اسے سیکولر سٹیٹ بنانے کے خواب مت دیکھے جائیں۔

نظریہ پاکستان دراس اسلامی نظریہ فکروعمل لا إلـه إلا الـله محمد رسول الله کےسوتے سے پھوٹتا ہوا وہ شیریں چشمہ ہے، پاکستان کی ترقی کا راز اس چشمے سے ہی سیرابی میں مضمر ہے۔ پاکستان کے اندر انفرادی واجتماعی مسائل کے حل کی ضمانت صرف اسی نظام میں ہے جو مکہ ومدینہ سے پاک وہند میں پہنچا۔

اسی کے بارے علامہ اقبال رحمہ اللہ نے کہا تھا:

قوم مذہب سے ہے، مذہب جونہیں تم بھی نہیں جذب باہم جونہیں محفل انجم بھی نہیں۔

......نظریہ کا مفہوم:

نظریہ وہ مستحکم سوچ جو آپ کو عملی زندگی میں قدم اٹھانے پر مجبور کرے،عموماً نظریے کی دو قسمیں ہیں:

1......مذہبی نظریہ: وہ نظریہ جس کا قیام کسی مذہب کے بنیادی اصولوں کی روشنی میں وجود میں آتا ہے۔

2......سیاسی نظریہ: اس کا مقصد کسی خاص قسم کے نظام حکومت کا قیام ہوتا ہے، جو اس نظریے کے پیروکاروں کے مطابق ان کی زندگی میں بہتری لا سکے۔

نظریہ پاکستان سے مراد یہ تصور ہے کہ متحدہ ہندوستان کے مسلمان، ہندوؤں،سکھوں اور دوسرے مذاہب کے لوگوں سے ہر لحاظ سے مختلف اور منفرد ہیں، پوری دنیا کے مسلمانوں کی صحیح اساس دین اسلام ہے اور دوسرے تمام مذاہب سے بالکل مختلف ہے،مسلمانوں کا طریق عبادت، کلچر اور روایات ہندوؤں طرزِ حیات سے بالکل مختلف ہے۔

اسی نظریہ کو دو قومی نظریہ بھی کہتے ہیں جس کی بنیاد پر 14اگست 1947ء کو پاکستان وجود میں آیا۔ پاکستان کا

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

مطلب کیا۔ لا الہ الا اللہ

اسلامی نظریہ حیات کیا ہے؟

مکمل نظام زندگی کی حیثیت سے اسلامی تعلیمات کے دو پہلو ہیں:

ایک طرف اسلام زندگی کی بنیادی حقیقتوں پر روشنی ڈالتا ہے اور ہمیں بتاتا ہے کہ اس کائنات کی حقیقت کیا ہے، اس میں انسان کا اصل مقام کیا ہے، زندگی کا مقصد کیا ہے اور جو بنیادی قانون اس میں کام کر رہا ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟ اسلام بنیادی عقائد کی شکل میں زندگی کی حقیقوں سے انسان کی پہچان کراتا ہے اور کائنات اور زندگی کے بارے میں اسے صحیح نقطہ نظر عطا کرتا ہے۔

دوسری طرف اسلام زندگی کا تفصیلی قانون پیش کرتا ہے تاکہ انسان افراط وتفریط سے بچ کر اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی کو اعتدال وتوازن کی بنیاد پر قائم کرے اور کامیاب رہے۔

......اسلامی نظریہ حیات کا تعارف:

اسلام کسی ایسے مذہب کا نام نہیں ہے جو انسان کی صرف ذاتی اور انفرادی زندگی کی اصلاح کا پروگرام رکھتا ہو اور جو محض کچھ عبادات، چند اذکار اور چند مخصوص رسموں پر مشتمل ہو، بلکہ یہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو خدا اور اس کے آخری نبی ﷺ کی ہدایت کی روشنی میں زندگی کے تمام شعبوں کی تعمیر کرتا اور نقشہ بناتا ہے۔

یہ زندگی کے ہر پہلو کو ہدایت الٰہی کے نور سے منور کرتا ہے، خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، معاشرتی ہو یا تہذیبی، مادی ہو یا روحانی، معاشی ہو یا سیاسی اور ملکی ہو یا بین الاقوامی۔ اسلام کی اصل دعوت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی زمین پر اُسی کا قانون نافذ ہو اور دل کی دنیا سے لے کر تہذیب وتمدن کے ہر حصے میں اللہ تعالیٰ کی مرضی پوری ہو۔

قرآن کی زبان میں لفظ دین ایک پورے نظام زندگی کی نمائندگی کرتا ہے۔

جس کے بنیادی عناصر یہ چار ہیں۔

① ......اللہ تعالیٰ کے لامحدود اختیارات اور اس کا اقتدار اعلیٰ: (sovereignty)۔

② ......ان لامحدود اختیارات یعنی اللہ کی حاکمیت کے مقابلے میں فرمانبرداری واطاعت۔

③ ......اس حاکمیت کی بنیاد پر قائم ہونے والا نظام فکر وعمل۔

③ ......جزا جو اقتدار اعلیٰ کی طرف سے اس نظام کی وفاداری و اطاعت پر دی جائے یا سزا جو اس سے سرکشی و بغاوت کی وجہ سے دی جائے۔

حاکمیت کا یہ مقام خدائے واحد کو حاصل ہے اور اسلام وہ دین ہے جو اس حاکمیت کی بنیاد پر قائم ہے اور جسے اللہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

تعالیٰ نے انسانوں کے لیے صحیح طریقہ زندگی قرار دیا ہے۔

﴿اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ وَ اَتْمَمْتُ عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ وَ رَضِیْتُ لَکُمُ الْاِسْلَامَ دِیْنًا﴾ [المائدہ:03]

''آج میں نے تمہارے لیے تمہارا دین مکمل کر دیا اور اپنی نعمتیں تم پر پوری کر دیں اور تمہارے لیے اسلام (بحیثیت) دین پسند کیا۔''

﴿اِنَّ الدِّیْنَ عِنْدَ اللّٰہِ الْاِسْلَامُ﴾[ال عمران:19]

''بے شک اللہ تعالیٰ کے نزدیک تو اصل دین اسلام ہے۔''

......سیکولر نظریہ اور اسلامی نظریہ حیات کی اساس:

دنیا میں بے شمار نظریات پائے جاتے ہیں مگر مسلمان انفرادی اور اجتماعی ہر لحاظ سے مستقل نظریہ حیات رکھتے ہیں۔ جس کی اصل کتاب وسنت ہے، مسلمانوں کے ہاں یہی دستورِ زندگی ہے اور فلاح وسعادت کا ضامن بھی ہے۔

اسلامی نظریہ حیات کی بنیاد آسمانی وحی اور الٰہی شریعت پر ہے، جب کہ سیکولر طرزِ زندگی کی اساس عقل پرستی، مادہ پرستی اور نفسانی مطالبات وخواہشات پر ہے۔

تعمیرِ ملت کی اساس

اصلاح اور تعمیرِ نو کی ذمہ داری، پوری قوم کی ذمہ داری ہے۔ معاشرے کے ہر ایک فرد کا یہ فرض ہے کہ وہ اسلامی نظریے کا پرچار کرے اور جس دائرے میں بھی اسے اختیار حاصل ہے، اس میں اسے قائم کرے۔

حکومت کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ ملک کی معاشی، معاشرتی، سیاسی، اخلاقی، قانونی اور بین الاقوامی پالیسی کو اس کی روشنی میں مرتب کرے، تا کہ یہ اسلامی نظریہ زندگی کے ہر شعبے میں جلوہ گر ہو اور اس طرح پاکستان اپنی اصل منزل کی طرف گامزن ہو سکے۔ جس کے متعلق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

((کُلُّکُمْ رَاعٍ وَکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَعِیَّتِہٖ))

تم میں سے ہر کوئی نگران ہے اور تم میں سے ہر ایک سے اپنی رعیت کے بارے میں سوال کیا جائے گا۔''

صحیح البخاری: 893

......خدا نے آج تک اُس قوم کی حالت نہیں بدلی:

موجودہ حالات میں ہمارا اسلامی تشخص بری طرح مجروح ہے کہ ایک طرف ہم دوقومی نظریہ کا نعرہ لگاتے نظر آتے ہیں اور دوسری طرف ہم اپنی معاشرتی زندگی سے ہندوانہ رسم ورواج کو ختم کرنے کو تیار نہیں ہیں۔ اس دوغلا پن سے کبھی معاشرے میں حقیقی تبدیلی اور اسلامی انقلاب برپا نہیں ہوسکتا، مثلاً: آج بھی بیوہ یا مطلقہ عورت کو ہندوانہ رسم کے بھیٹ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

چڑھایا جاتا ہے، اگر کوئی بیوہ یا طلاق یافتہ نکاح کر لیتی ہے، تو ہمارا معاشرہ اسے طعنے دے دے کر جی تے جی مار دیتا ہے، اس عمل پر کئی الزامات عائد کیے جاتے اور اپنے ہی قریبی رشتہ دار انگلیاں اٹھاتے نظر آتے ہیں۔

علامہ اقبال رحمہ اللہ نے اسی بارے میں کیا خوب کہا ہے:

خدا نے آج تک اس قوم کی حالت نہیں بدلی
نہ ہو جس کو خیال آپ اپنی حالت کے بدلنے کا

......اسوہ رسول سے قومیت کا بت گر گیا:

جب کہ اسلامی تعلیمات میں مطلقہ یا بیوہ کا نکاح کرنا قابل تعریف اور پاکیزگی کا باعث ہے۔ رسول ﷺ نے لات، ومنات اور ہبل اور جاہلیت کے بتوں کے پاش پاش کرتے ہوئے قومیت کے بت کو بھی دھڑم گرایا ہے، جس کا تعلق جاہلی رسم سے تھا، اس کے لیے آپ ﷺ نے اپنی پھوپھی کی بیٹی سیدہ زینب بنت جحش کی شادی سیدنا زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے کروائی، پھر طلاق کے بعد آپ نے اسی سے نکاح کر لیا، جس کی نسبت اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف کرتے ہوئے فرمایا:

﴿زَوَّجْنٰكَهَا لِكَیْ لَا یَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ فِیْۤ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآىِٕهِمْ اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا وَ كَانَ اَمْرُ اللّٰهِ مَفْعُوْلًا﴾ [الاحزاب:37]

”تو ہم نے تجھ سے اس کا نکاح کر دیا، تا کہ مومنوں پر اپنے منہ بولے بیٹوں کی بیویوں کے بارے میں کوئی تنگی نہ ہو، جب وہ ان سے حاجت پوری کر چکیں اور اللہ کا حکم پورا کیا جانے والا تھا۔“

......رسول ﷺ نے اپنے عمل سے معاشرے کی جاہلی رسم کو جڑ سے اکھیڑ کر پھینک دیا، کہ ایک طرف آزاد کردہ غلام اور لے پالک بیٹے کی شادی قرشی خاتون سے کروائی اور دوسری خود آپ ﷺ نے طلاق یافتہ اور منہ بولے بیٹے کی مطلقہ سے نکاح بھی کر لیا۔

جشنِ آزادی اور کرنے کے کام

قرآن مجید میں ریاست اور آزادی کی نعمت مل جانے کے بعد جو کام کرنے چاہییں، ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿اَلَّذِیْنَ اِنْ مَّكَّنّٰهُمْ فِی الْاَرْضِ اَقَامُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتَوُا الزَّكٰوةَ وَ اَمَرُوْا بِالْمَعْرُوْفِ وَ نَهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ وَ لِلّٰهِ عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ﴾ [الحج:41]

”وہ لوگ کہ اگر ہم انھیں زمین میں اقتدار بخشیں تو وہ نماز قائم کریں گے اور زکوۃ دیں گے اور اچھے کام کا حکم دیں گے اور برے کام سے روکیں گے، اور تمام کاموں کا انجام اللہ ہی کے قبضہ میں ہے۔“

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

آیت کریمہ کی تفسیر:

سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

یہ آیت کریمہ ہمارے بارے میں نازل ہوئی ہے کہ ہم بلاوجہ خارج از وطن کیے گئے تھے، پھر ہمیں اللہ تعالیٰ نے مدینہ کی صورت میں آزادانہ سلطنت عطا فرمائی، پھر ہم نے نماز و روزہ کی پابندی کی، احکام الٰہیہ کو بجا لایا اور برے کاموں سے روکا۔

سیدنا عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے اپنے خطبہ میں اس آیت کی تلاوت کرنے کے بعد فرمایا:

''اس آیت میں صرف بادشاہوں کا بیان نہیں بلکہ حکمرانوں اور رعایا دونوں کا تذکرہ ہے۔ بادشاہ پر لازم ہے کہ تم سے حقوق الٰہی برابر لے، اللہ تعالیٰ کے حق کی کوتاہی کے بارے میں تمہاری گرفت کرے اور تم سے ایک دوسرے کا حق دلوائے اور جہاں تک ممکن ہو تمہیں صراط مستقیم سمجھاتا رہے۔ لیکن تمہارے اوپر اس کا یہ حق ہے کہ ظاہر و باطن اور خوشی ناخوشی ہر حال میں اس کی اطاعت کرو۔

تفسیر ابن کثیر ، 437/5

لیکن صد افسوس!......

آج موسیقی، میوزیکل کنسرٹ، ڈھول باجے، ناچ گانے، ون وہیلنگ، بے پردگی اور دیگر اللہ کی کھلم کھلا نافرمانی کو وطن عزیز پاکستان میں جشن آزادی اور وطن ملنے کی خوشی تصور کر لیا گیا ہے، میرے عزیز دوستو اور نوجوانو! ان خرافات سے خود بھی بچیں اور دوسروں کو بھی تحریک پاکستان کے مقاصد سے آگاہ کریں۔

ہمیں صرف 14 اگست کے دن ہی نہیں بلکہ پورے سال آزادی کی نعمت پر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے، اور درج ذیل امور سرانجام دینے کا عزم کرنا چاہیے، جس کا ذکر درج بالا سورۃ الحج کی آیت میں ہوا ہے:

1......نماز میں پڑھیں　　2......اللہ کے حضور پکی و سچی توبہ واستغفار کریں
3......زکوۃ ادا کریں　　4......جن مقاصد کے لیے یہ ملک بنا تھا انہیں حاصل کرنے اپنا کردار ادا کریں
5......غریبوں کی مالی مدد کریں　　6......لوگوں کو نیکی کی باتوں کا حکم اور برے کاموں سے روکیں۔

پاکستان کو حالیہ عالمی مسائل کا سامنا

وطن عزیر پاکستان اس وقت جن مسائل میں عالمی دباؤ کا سامنا ہے، ان کی ایک سرسری سی فہرست یہ ہے۔

① ...... عالم کفر یہ چاہتا ہے کہ پاکستان کے اسلامی اور نظریاتی تشخص کو ختم کر کے اسے دستوری طور پر سیکولر ریاست کی حیثیت دی جائے۔

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

②......مختلف بڑے شعبوں میں جو چند شرعی قوانین موجود ہیں، انہیں ترمیم و تبدیلی کے ذریعہ غیر مؤثر کر دیا جائے۔

③......مسلمانوں کا خاندانی نظام جو قرآن و سنت کے احکام و قوانین اور مذہبی روایات پر قائم ہے، اسے بتدریج شرعی احکام و قوانین کی پابندی سے آزاد کرا کے مغربی فلسفہ و ثقافت کو دیگر خاندانی ضابطوں کی بنیاد بنا دیا جائے۔

④......توہین رسالت کی سزا کا قانون ختم کر دیا جائے۔

⑤......قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کا دستوری و قانونی فیصلہ واپس کرایا جائے۔

⑥......دینی مدارس، جامعات اور دینی روایات و اقدار کی تضحیک و استہزاء اور حوصلہ شکنی کا کلچر عام کیا جائے۔

⑦......دینی حلقوں کو مختلف حوالوں سے مسلسل دباؤ میں رکھا جائے اور انہیں کسی سطح پر آزادی کے ساتھ کام نہ کرنے دیا جائے۔

⑧......پاکستان کی فوج دنیا کی مانی ہوئی فوج سمجھی جاتی ہے، اس کے سائز اور صلاحیت دونوں کو مجروح کیا جائے۔

⑨......پاکستان کی ایٹمی صلاحیت کو جس طرح بھی ممکن ہو ختم یا کمزور کیا جائے، وغیر ذلک۔

⑩......پاکستان کی معاشی ترقی کے لیے سی پیک منصوبہ جس قدر اہمیت اختیار کر گیا ہے، اسے جس حد تک ہو سکے کمزور کر دیا جائے۔

⑪......میڈیا، این جی اوز اور تیار کردہ لابیوں کے ذریعہ فکری، اعتقادی اور تہذیبی خلفشار کو مسلسل بڑھایا جائے۔

⑫......عریانی، فحاشی، مخلوط نظام تعلیم اور بے پردعوامی اجتماعات کو زیادہ سے زیادہ فروغ دیا جائے۔

⑬......رقص و سرود اور نام نہاد فنون لطیفہ کی آڑ میں اسلامی تہذیب و ثقافت کے اثرات کو مجروح کیا جائے۔

......ہمارے قومی مسائل کے خوفناک نتائج:

لاقانونیت، بے انصافی، ظلم و ستم، فرقہ واریت کا عفریت، معاشرے میں طبقاتی تقسیم، حقوق کا استیصال، تعلیمی اداروں میں تربیت و اصلاح کا فقدان، بے روزگاری، بدامنی و بے سکونی اور احساس کمتری و برتری جیسے مسائل اور اسباب نے نوجوان نسل اور مجموعی طور پر معاشرے کو نیم پاگل اور عوام الناس کو مادیت کی ہوس کا شکار بنا دیا ہے۔

......ہماری ذلت و تنزلی کے اسباب:

آج وطن عزیز درج ذیل حوالوں سے دہکتے انگاروں کا منظر پیش کر رہا ہے۔ ہم دیکھتے ہیں:

1......پاکستان شدید نوعیت کی معاشی مشکلات اور سیاسی تصادم کی زد میں ہے۔ جس کا بنیادی سبب معاشی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

بدانتظامی، سودی معیشت پر اصرار اور ناپائدار معاشی پالیسیاں ہیں۔

2......قومی بجٹ اور ریاست کی جانب سے معاشی بدانتظامی کا یہ نتیجہ ہے کہ افراطِ زر، مہنگائی اور حد سے بڑھتی ہوئی طبقاتی تفریق کا پہاڑ کھڑا ہو گیا ہے۔

3......معاشی اور طبقاتی فساد نے سماجی فاصلے گہرے کر دیے ہیں۔ شہریوں میں جسمانی اور ذہنی بیماریاں جنم لے رہی ہیں، ہر سال خودکشی کے بڑھتے ہوئے واقعات، طلاق اور خلع کی تعداد میں ناقابلِ تصور اضافے کا رجحان اور عدم برداشت نے معاشرتی زندگی کو اجیرن بنا کر رکھ دیا ہے۔

4......مختلف آئینی اداروں کا ایک دوسرے کے معاملات اور منصبی ذمہ داریوں میں بے جا مداخلت کرنا بلکہ زور زبردستی کرنا، ایسا بدنُما طرزِ عمل ہے، جس نے ریاستی انتظامی توازن بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔

5......وطن عزیز کے بیش تر ذرائع ابلاغ، اس حوالے سے مایوس کن تصویر پیش کرتے ہیں۔ مایوسی، تصادم، تاریخی عوامل کی جھوٹی منظرکشی اور اخلاقی قدروں کی پامالی کی بہت سی مثالیں ہمارے ذرائع ابلاغ پیش کر رہے ہیں۔

ہماری ناکامی کا اصل سبب

علامہ سید سلیمان ندوی رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

مسلمانوں کی ترقی اور تنزلی، دونوں کا ایک ہی سبب ہے اور وہ ہے ان کا فوری اور وقتی جوش و سیلاب کی مانند پہاڑ کو اپنی جگہ سے ہلا سکتے ہیں، لیکن کوچن کی طرح ایک ایک پتھر کو جدا کر کے راستہ صاف نہیں کر سکتے۔ وہ بجلی کے مثل ایک آن میں خرمن کو جلا سکتے ہیں، لیکن چیونٹی کی طرح ایک ایک دانہ نہیں ڈھو سکتے۔ وہ ایک مسجد کی مدافعت میں اپنا خون پانی کی طرح بہا سکتے ہیں لیکن کسی منہدم مسجد کو دوبارہ بنانے کے لئے منتقل کوشش جاری نہیں رکھ سکتے۔

یہ ان سے ممکن تھا کہ محمد علی اور ابوالکلام کے دائیں بائیں گر کر جان دیدیں، لیکن ان کے بس کی بات نہیں کہ مسلسل آئینی جدوجہد سے ان اسیران اسلام کو جیل سے چھڑا لائیں۔ ہماری ناکامی کا اصل سبب یہ ہے کہ ہم آندھی کی طرح آتے ہیں اور بجلی کی طرح گذر جاتے ہیں۔ ہمیں دریا کے اس پانی کی مانند ہونا چاہئے جو آہستہ، آہستہ بڑھتا ہے اور سالہا سال میں کناروں کو کاٹ کر اپنا دہانہ وسیع کرتا جاتا ہے۔ کامیابی صرف مسلسل اور پائدار کوشش میں ہے۔

ہمالیہ کی برفانی چوٹیاں آہستہ آہستہ پگھلتی ہیں لیکن کبھی جمنا اور گنگا کو خشک ہونے نہیں دیتیں۔ آسمان کا پانی ایک دو گھنٹے میں دشت وجبل کو جل تھل بنا دیتا ہے لیکن چند ہی روز میں ہر طرف خاک اڑنے لگتی ہے۔

شذرات معارف: اکتوبر 1917ء

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

پاکستانی معاشرے پر الحاد کے اثرات

الحاد: اللہ تعالیٰ کا کلی یا جزوی طور پر انکار کرنا ہے، جس کا نتیجہ یہ نکلا ہے کہ انسان ایک حیوان کی سی حیثیت اختیار کر گیا ہے، جس طرح حیوان صرف طبعی ونفسانی تقاضے رکھتا ہے اور ان کی تکمیل کے لیے ہر جائز وناجائز طریقے اختیار کرتا ہے کہ اس کے پیش نظر کوئی اخلاقی یا روحانی مقاصد نہیں ہوتے۔ دوسرے الفاظ میں الحاد کا مطلب خدا سے بغاوت اور اللہ کے قوانین سے سرموانحرف ہے۔

پاکستان ایک مسلم معاشرہ ہے، جس میں الحاد کے اثرات کا ہم مشاہدہ کر سکتے ہیں کہ کس طرح ایک مسلمان کو مختلف ذرائع سے الحادی سوچ، مثلاً: جیسے چاہو جیواور' کھالے، پی لے، جی لے' جیسے عنوانات کے ذریعے سے وقتی لذتوں اور مادی پرستی کا خوگر بنا دیا گیا ہے۔ چونکہ الحاد کی بنیادی فکر دنیا کی ہوس اور مادہ پرستی پر مشتمل ہے، کفار اور اُن کے حواری اس کے فروغ کی خاطر مال وزر، دنیوی اسباب اور میڈیا کے ذرائع بروکار لاتے ہیں۔

......پاکستان کے تعلیمی اداروں میں الحاد کے اثرات:

اسلامی جمہوریہ پاکستان کے تعلیمی اداروں میں الحادی نظریات کے حامل اساتذہ کا اس فکر کے فروغ میں اہم کردار ہے۔ اب الحاد کی فکر جدت پسندی اور من پسندی کے راہ سے نوجوان نسل میں عود کر رہی ہے، اکثر حکومتی جامعات کے شعبۂ ادب، انگریزی اور فن آرٹس وغیرہ میں الحاد وتجدد اور آزاد خیالی کے مرکز ہیں، اور اب بھی بہت سی یونیورسٹیز میں یہ حال ہے کہ انگلش ڈپارٹمنٹ میں پڑھنے والے طلبہ ملحد، دین سے بیزار اور آزاد خیال ہوتے ہیں، گویا ان کے رویے میں اسلام اور دینی روایات سے بغاوت ہوتی ہے۔

الحاد کے اسباب

عوام الناس الحادی نظریات کو مندرجہ ذیل اسباب کی وجہ سے قبول کرتے یا ان سے متاثر ہوتے ہیں۔

......مذہبی شدت پسندی:

الحادی نظریے کا ایک بڑا سبب مذہبی تعصب اور فرقہ واریت ہے، جس میں مذہب کی غلط تشریح کرتے ہوئے شدت پسندی اور فرقہ پرستی کی ترغیب دینا بھی مذہب سے دوری کا باعث ہے۔ جس کے نتیجے میں عام نوجوان نسل الحاد کا شکار ہو رہی ہے۔

......مادہ پرستی:

دنیا کی حرص وہوس، آخرت سے غفلت اور دنیاوی زندگی سے محبت کا غلبہ بھی الحاد کا ایک بڑا سبب ہے، کیوں کہ

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

انسانی فطرت ہے کہ وہ ظاہری چیزوں سے متاثر ہوتا ہے، مثلاً: دولت کی ریل پیل، آسائش، ترقی، عزت، اچھا رہن سہن، بود وباش، اپنے بچوں کی خواہشات اور اعلیٰ تعلیم ہر انسان کا مطمع نظر ہوتا ہے۔ جب زندگی کے اہداف و مقاصد یہی ہوں تو انسان الحادی فکر کا بڑی آسانی شکار ہو جاتا ہے۔

......موروثیت یا آباء پرستی:

الحادی فکر کے پھیلاؤ کی ایک وجہ آباء پرستی اور موروثیت بھی ہے، جس طرح بچے فطرت اسلام پر پیدا ہوتے ہیں لیکن ان کے والدین انھیں یہودی، عیسائی اور مجوسی بنا دیتے، اسی طرح الحاد کے بھی خاندان پر اثرات ہوتے ہیں، اس بات کو بالکل اسی طرح سمجھنا چاہیے جیسے مسلمان گھرانے میں پیدا ہونے والے عموماً صرف مسلمان ہی ہوتا ہے، باقی اُسے اسلامی عقائد ونظریات کا کچھ علم نہیں ہوتا۔

جیسا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الفِطْرَةِ ، فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ ، أَوْ يُمَجِّسَانِهِ))

"ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا ہوتا ہے، مگر اس کے والدین اُسے یہودی، عیسائی یا مجوسی بنا دیتے ہیں۔"

صحيح البخاری:1358

......الحاد کا علاج، قوموں کے عروج وزوال کی داستان:

اس دنیا میں صرف مادی اسباب و وسائل ہی کارفرما نہیں ہیں، بلکہ یہ دُنیا اخلاقی قوانین کے بھی تابع ہے۔ تاریخ شاہد ہے کہ انسان نے بارہا مرتبہ مادی ترقی کی بلندیوں کو حاصل کیا ہے، لیکن اخلاقی ضوابط سے بغاوت کی وجہ سے وہ اپنی مادی ترقی کو قائم نہ رکھ سکا۔

سلطنت روما اور سلطنتِ فارس کے پاس کس چیز کی کمی تھی، لیکن وہ تباہی سے بچ نہ سکیں۔ قرآن مجید میں تباہ شدہ اقوام کی تاریخ پڑھ لیں، مادی ترقی میں اپنی مثال آپ تھیں، لیکن اخلاقی ضابطے اور الٰہی رہنمائی سے انحراف اور انبیاء کرام علیہم السلام کا انکار کرنے کی وجہ سے وہ اپنی مادی ترقی کو بچا نہ سکے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَكَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْيَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِيْشَتَهَا فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِيْلًا وَ كُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِيْنَ﴾ [القصص:58]

"اور کتنی ہی بستیاں ہم نے ہلاک کر دیں جو اپنی معیشت پر اترا گئی تھیں، تو یہ ہیں ان کے گھر جو ان کے بعد آباد نہیں کیے گئے مگر بہت کم اور ہم ہی ہمیشہ وارث بننے والے ہیں۔"

......تمام تہذیبیں جو آج تک اُبھری اور تباہ ہوئی ہیں، اس بات کا پتا دیتی ہیں کہ مادی قوانین کے ساتھ ساتھ زندگی

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

میں کچھ اخلاقی قوانین بھی کارفرما ہیں اوران کونظرانداز کرکے کوئی قوم حقیقی ترقی حاصل نہیں کرسکتی۔

یومِ آزادی اور ہماری ذمہ داری

اللہ تعالیٰ کا ہم پر بہت زیادہ فضل واحسان ہے کہ اُس نے ہمیں آزاد ملک اور آزادی کی نعمت سے نوازا ہے، ورگرنہ آج ہم اُن ممالک کی طرف دیکھیں جو ابھی کفار کی غلامی اور زیرِتسلط ہیں، اُن پر ہونے والے ظلم وستم کو دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہوجاتے ہیں کہ غلامی کس قدر بدترین چیز ہے۔

آزاد ہونے کے بعد ہمارے اوپر کچھ ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں، جنھیں مختصر درج نقل کیا جاتا ہے:

1......آزادی کی نعمت پر ہمیں ہرحال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

2......آزادی ملنے کے بعد اپنے ملک میں احکام الٰہیہ اور دستورِشریعت کو نافذ کرنا اور کفار کے قوانین سے بچنا۔

3......آزاد ہونے کے بعد اپنے آپ کو کفار ومشرکین کی تہذیب واخلاق سے محفوظ رکھنا۔

4......آزادی کے بعد قوم کو تعلیم سے آراستہ کرنا:

آزاد ہونے کے بعد اپنی قوم کو زیورتعلیم سے آراستہ کرنے کے لیے اسباب و وسائل مہیا کیے جائیں، تاکہ جہالت کے اندھیروں سے نکل کر شعور کی روشنی میں داخل ہوا جائے۔جیسا کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں جامعہ صفہ کی بنیاد رکھ کر تعلیم وتربیت کا سلسلہ شروع کیا تھا۔اسی طرح خواتین کے لیے باقاعدہ تعلیمی مواقع فراہم کئے گئے۔ بدر کی جنگ میں جو قیدی ہاتھ لگے ان کے علوم وفنون سے بھی بھرپور فائدہ اٹھایا گیا۔

رسول اللہ ﷺ نے غیرملکی خط وکتابت کے لیے عبرانی زبان سیکھنے کے لیے سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو باقاعدہ طور پر تیار کیا۔

5......اقوام اپنے نظریات پر زندہ ہوتی ہیں:

تاریخ عالم گواہ ہے کہ نظریات ہی اقوام کی پہچان ہوتے ہیں، دیگر اقوام کے نظریات اور افکار قبول کرنے سے نہ صرف پاکستان اپنا وجود اور نظریہ گم کر بیٹھے گا، بلکہ ذلت اور پستی کے اتھاہ گہرائیوں میں جا گریگا، جہاں سے واپسی ناممکنات میں سے ہے۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کو غیرمسلم کفار ومشرکین اور یہود وہنود کے افکار ونظریات اور تہذیب قبول کرنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا:

((مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ))

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

’’جس نے کسی قوم کی مشابہت اختیار کی وہ انھی میں سے ہوا۔‘‘

[صحیح] سنن ابو داود: 4031

......شرح الحدیث:

شیخ الاسلام امام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اپنی مایہ ناز کتاب’’اقتصاء الصراط المستقیم ‘‘میں رقمطراز ہیں:

1......غیر مسلموں کا لباس، جو ان کا مذہبی اور قومی شعار ہو، مسلمانوں کے لیے اس کو اختیار کرنا حرام ہے۔ علاوہ ازیں دیگر مخصوص عادات، تہذیب وثقافت، ان کی عیدوں اور تہواروں میں شراکت کا بھی یہی حکم ہے۔

2......: یہ حدیث اس بات پر واضح طور پر دلالت کرتی ہے، اہل ایمان اور اہل اسلام کسی بھی معاملے میں کافروں، مشرکوں، منافقوں اور بدعتی حضرات کی مشابہت نہ کریں۔

شاعر مشرق علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ نے کیا خوب کہا ہے:

اپنی ملت پر قیاس اقوام مغرب سے نہ کر　　　　خاص ہے ترکیب میں قوم رسول ہاشمی

6......آزادی کے بعد اپنے مظلوم ومحتاج بھائیوں کی مدد کرنا:

آزاد ہونے کے بعد اپنے ان بھائیوں کی مدد لازمی کی جائے، جو کسی وجہ سے ہجرت نہ کر سکے اور ابھی تک مقبوضہ علاقے میں کفار کے ظلم وستم کی چکی میں پس رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اہل مدینہ کو مکہ میں مقیم مظلوم مسلمانوں کی مدد کا حکم دیتے ہوئے فرمایا:

﴿وَمَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا﴾ [النسآء:75]

’’اور تمھیں کیا ہے کہ تم اللہ کے راستے میں اور ان بے بس مردوں اور عورتوں اور بچوں کی خاطر نہیں لڑتے جو کہتے ہیں کہ اے ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال لے جس کے رہنے والے ظالم ہیں۔‘‘

7......آزادی کے بعد دفاعی پوزیشن تیار رکھو:

آزادی ملنے کے بعد اپنی آزاد کردہ ریاست، ملک اور خطے کا دفاع کرنا بہت ضروری ہے تاکہ دوبارہ یہ نعمت چھن نہ جائے اور پھر سے غلامی کا دور شروع نہ ہو۔ اس لیے اپنے آپ کو ہر وقت دفاعی لحاظ سے تیار رکھنا ضروری ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے:

﴿وَاَعِدُّوْا لَهُمْ مَّا اسْتَطَعْتُمْ مِّنْ قُوَّةٍ وَّ مِنْ رِّبَاطِ الْخَيْلِ تُرْهِبُوْنَ بِهٖ عَدُوَّ اللّٰهِ وَ عَدُوَّكُمْ﴾ [الانفال:60]

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com

اوران کے لیے جتنی کر سکو قوت کی صورت میں اور تیار بندھے گھوڑوں کی صورت میں تیاری رکھو۔ جس کے ساتھ تم اللہ کے دشمن کو اور اپنے دشمن کو ڈراؤ گے۔''

شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبال رحمہ اللہ نے کیا خوب کہا ہے:

تقدیر کے قاضی کا یہ فتویٰ ہے ازل سے ہے جرمِ ضعیفی کی سزا مرگِ مفاجات

8......آزادی کے بعد اتحاد و اتفاق کی نعمت:

آزادی حاصل کرنے کے بعد اپنے ملک میں اتفاق، اتحاد اور تنظیم کا ماحول پیدا کیا جائے اور ہر اس اختلاف سے اجتناب کیا جائے، جس سے ملکی دفاع کمزور ہو اور دشمن کا فائدہ ہو، مذہبی، لسانی، علاقائی اور سیاسی اختلافات کی حوصلہ شکنی کی جائے۔ جیسا کہ فرمان باری تعالیٰ ہے:

﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا﴾ [آل عمران:103]

''اور سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑ لو اور جدا جدا نہ ہو جاؤ۔''

اوران تمام عناصر کی بیخ کنی کی جائے جو ملکی اتحاد میں دراڑ میں پیدا کرنے کی کوشش کرتے ہیں، خواہ وہ کسی سیاسی جماعت کی شکل میں ہوں یا مذہبی رہنما کی شکل میں ہوں، خواہ وہ کوئی قبائلی سردار ہو یا غیر ملکی این جی اوز ہوں، خواہ وہ کوئی اندرونی صفوں میں چھپا ہوا منافق ہو یا بیرونی ایجنٹ ہو۔

جیسا کہ رسول اللہ ﷺ نے شاش بن قیس یہودی کے ناپاک عزائم کو بھانپتے ہوئے اس کی شرارتوں کا فورا سد باب کیا تھا۔

اسی کے بارے علامہ اقبال رحمہ اللہ نے خوب کہا ہے:

حسنؓ ز بصرہ، بلالؓ از حبش، صہیبؓ از روم ز خاکِ مکہ ابوجہل، ایں چہ بوالعجبی ست

ترجمہ: کیا عجیب بات ہے کہ بصرہ سے حسن بصری، حبشہ سے بلال حبشی اور روم سے صہیب رومی جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین پیدا ہوئے اور خود مکہ کی خاک پاک سے ابوجہل نے جنم لیا۔

خطبہ رائٹر	خطبہ حاصل کرنے کے لیے (واٹس ایپ)	تاثرات اور مشورہ کے لیے
حافظ تنویر الاسلام	03034125519	حافظ شفیق الرحمن زاھد (مدیر)
03424449009	03014843312	03015989211

PDF created with pdfFactory Pro trial version www.pdffactory.com